إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل لاہور ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ الفضل لاہور

یوم چہار شنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
ماہوار ۲½ ″
فی پرچہ ۱ آنہ

۲۲ صفر المظفر ۱۳۷۲ھ

جلد ۴۰/۶ | ۱۲ نبوت ۱۳۳۱ ہش ۱۲ نومبر ۱۹۵۲ء | نمبر ۲۶۴

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

از حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام

نَفْسِي الْفِدَاءُ لِبَدْرٍ هَاشِمِيٍّ عَرَبِيٍّ
وَدَادُهُ قُرْبُ نَاهِيكَ عَنْ قُرُبٍ
نَجَّى الْوَرٰى مِنْ كُلِّ زُوْرٍ وَمَعْصِيَةٍ
وَمِنْ فُسُوْقٍ وَمِنْ شِرْكٍ وَمِنْ تَبَبٍ

ترجمہ:- میری جان اس ہاشمی عربی چاند پر قربان ہو جس کی محبت قرب پر قرب کا ذریعہ ہے جس سے بڑھ کر کوئی قرب نہیں ہو سکتا۔ اس نے مخلوق کو ہر قسم کے جھوٹ اور گناہ اور فسق اور شرک اور ہلاکت سے نجات دی ❖ (سر الخلافہ)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۰ نومبر (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت پاؤں میں درد کی وجہ سے ناساز ہے احباب صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۱۱ نومبر۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو کھانسی اور کمزوری بدستور بہت زیادہ ہے۔ کمزوری کے باعث اکثر غنودگی بھی رہتی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

بغداد ۱۱ نومبر۔ کل یہاں پاکستانی سفیر اور عراق کے قائمقام وزیر خارجہ نے پاکستان اور عراق کے درمیان دوستی کے معاہدے کے توثیقی کاغذات ایک دوسرے کو پیش کئے۔

تھائی لینڈ میں حکومت کا تختہ الٹنے کی ایک گہری سازش کا انکشاف

اب تک ۲۰۰ آدمی گرفتار کئے جا چکے ہیں جن میں کئی فوجی افسر اور اخباروں کے ایڈیٹر بھی شامل ہیں

بنکاک ۱۱ نومبر۔ تھائی لینڈ میں طاقت کے بل پر حکومت کا تختہ الٹنے کی ایک سازش کا انکشاف ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں اب تک ۲۰۰ کے قریب آدمی گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ جن میں پارلیمنٹ کے ایک سابق ممبر بری اور ہوائی فوج کے کئی افسر اور چھ اخباروں کے ایڈیٹر شامل ہیں۔ علاوہ ازیں ایک چینی اخبار کے دفتر کا سارا عملہ حراست میں لے لیا گیا ہے۔ بروقت انکشاف ہونے پر سازشی گروہ اپنے ارادوں میں کامیاب نہ ہو سکا۔ حکومت کی طرف سے وسیع پیمانے پر تحقیقات کا سلسلہ جاری ہے۔

جنرل آئزن ہاور اگلے ہفتہ کوریا جائیں گے

واشنگٹن ۱۱ نومبر۔ امریکہ کے نئے منتخب شدہ صدر جنرل آئزن ہاور اگلے ہفتہ صدر ٹرومین سے بات چیت کرنے کے بعد کوریا روانہ ہو جائیں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ جنوبی کوریا میں اگلے مورچوں پر فوجوں کی تعداد جلد سے جلد بڑھا دینا چاہتے ہیں۔ صدارتی انتخابات سے قبل انہوں نے اعلان کیا تھا کہ وہ صدر منتخب ہونے کے بعد کوریا جا کر جنگ کو جلد ختم کرنے کی کوشش کریں گے۔

مارشل ٹیٹو نے برطانیہ کی دعوت قبول کر لی

لندن ۱۱ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ یوگوسلاویہ کے مارشل ٹیٹو نے برطانیہ کی دعوت قبول کر لی ہے چنانچہ وہ عنقریب چند روز کے لئے انگلستان آئیں گے ان کے دورے کی معین تاریخ کا ابھی اعلان نہیں کیا گیا ہے۔

سندھ مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس

غذائی صورتِ حال کا جائزہ لینے کیلئے سب کمیٹی کا تقرر

کراچی ۱۱ نومبر۔ آج صبح یہاں سندھ مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا جلسہ ہوا۔ جس میں صوبے کی غذائی صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے تین آدمیوں کی ایک سب کمیٹی بنائی گئی۔ یہ سب کمیٹی صوبے کا دورہ کر کے اصل حالات معلوم کرے گی۔ اور تین ہفتہ میں مجلس عاملہ کو رپورٹ پیش کرے گی مجلس عاملہ نے یہ بھی کہا کہ قاضی محمد اکبر کے مسلم لیگ کا ممبر بننے پر جو پابندی عائد ہے اب اسے ختم کر دیا جائے۔

تبتی فوجوں کی ناکام بغاوت کے بعد مشرقی تبت میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا

لاسہ ۱۱ نومبر۔ مشرقی تبت میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا ہے پچھلے دنوں تبتی فوجوں کے بعض حصوں نے چینی فوجوں کے خلاف بغاوت کر دی تھی۔ جو کامیاب نہ ہو سکی۔ باغی فوجوں کی سرکوبی کے بعد وہاں مارشل لاء نافذ کیا گیا ہے۔ بغاوت کے دوران میں جو جھڑپیں ہوئی تھیں۔ ان میں دس چینی اور تین تبتی ہلاک ہوئے تھے۔

ہندوستان نے کشمیر کے متعلق سلامتی کونسل کی نئی قرارداد بھی مسترد کر دینے کا فیصلہ کر لیا

نئی دہلی ۱۱ نومبر۔ ہندوستان نے کشمیر کے متعلق سلامتی کونسل کی نئی قرارداد بھی مسترد کر دینے کا فیصلہ کیا ہے اور اس کی وجہ یہ بتائی ہے کہ قرارداد ثالثی کے اصول پر تیار کی گئی ہے۔ آج نئی دہلی ریڈیو نے اس فیصلے کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ ہندوستان نے پچھلے سال بھی ثالثی کا اصول تسلیم نہیں کیا تھا۔ اس کا کہنا ہے کہ ریاست کے مستقبل کے سلسلے میں معلوم کرنی ہے نہ کہ ہندوستان یا پاکستان کے ساتھ شمولیت کے متعلق۔ ریڈیو نے مزید اعلان کیا کہ ہندوستان کا نقطۂ نظر یہ رہا ہے۔ کہ ریاست کی ہندوستان میں شمولیت قانونی طور پر طے شدہ بات ہے۔ جس پر کوئی اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔ اسلئے ہندوستان نہ صرف قرارداد کو مسترد کر دے گا۔ بلکہ وہ سلامتی کونسل سے کہے گا کہ وہ ہندوستان کی اصل شکایت پر غور کرے۔ اور اس امر کا اعلان کرے کہ حملہ آور کون ہے اور پھر اس سے ریاست خالی کرنے کو کہے۔

فیروز خان نون کی انگلستان سے مراجعت

تار کے ذریعہ اپنے عہدے کا چارج لے لیا

کراچی ۱۱ نومبر۔ مشرقی بنگال کے گورنر جناب فیروز خان نون نے جو آج صبح ہی لندن سے کراچی واپس پہنچے ہیں۔ آج تار کے ذریعہ مشرقی بنگال کے قائمقام گورنر جناب عبد الرحمٰن صدیقی سے اپنے عہدے کا چارج لے لیا۔ غالباً وہ ہفتہ کے روز کراچی سے ڈھاکہ پہنچیں گے۔ جناب عبد الرحمٰن صدیقی گورنرشپ کے عہدے سے سبکدوش ہونے کے بعد آج رات کلکتہ روانہ ہونے والے ہیں۔ وہ علاج کے سلسلہ میں وہاں جا رہے ہیں۔

قوام السلطنۃ کے خلاف مقدمہ چلانے کا بل

تہران ۱۱ نومبر۔ شہنشاہ ایران نے سابق وزیر اعظم قوام السلطنۃ کے خلاف مقدمہ چلانے اور ان کی جائیداد ضبط کرنے کے بل پر دستخط کر دیئے ہیں۔

پاکستان میں کپڑے اور سیمنٹ کی پیداوار پانچ سال پہلے کی نسبت دگنی ہو گئی

کراچی ۱۱ نومبر۔ آج سے پانچ سال پہلے پاکستان میں جتنا کپڑا تیار ہوتا تھا۔ اس سے اب دگنا کپڑا تیار ہو رہا ہے۔ آج عام ملکی پیداوار کے ایک سرکاری جائزے میں بتایا گیا ہے کہ اگرچہ ملکی پیداوار میں ہمہ گیر اضافہ ہوا ہے۔ لیکن سب سے زیادہ ترقی سوتی کپڑے کی صنعت نے کی ہے۔ ۱۹۴۷ء میں پاکستانی علاقے میں کپڑا بننے کے صرف ۱۶ کارخانے تھے۔ اب ان کی تعداد ۵۰ تک پہنچ چکی ہے۔ اسی طرح سیمنٹ کی پیداوار میں بھی نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ پہلے اڑھائی لاکھ ٹن سالانہ سیمنٹ پیدا ہوتا تھا۔ اس کے بالمقابل پچھلے سال ۵ لاکھ ٹن سیمنٹ تیار ہوا۔ اب سیمنٹ کے تین نئے کارخانے قائم کرنے کی سکیم تیار کی جا رہی ہے۔ ان کارخانوں کے قیام کے بعد ملکی ضرورت کے مطابق سیمنٹ تیار ہونا شروع ہو جائے گا۔ آج کل اصل ضرورت سے قریباً ۴ لاکھ ٹن سیمنٹ کم تیار ہوتا ہے۔ سرکاری جائزے میں بتایا گیا ہے کہ بناسپتی گھی اور دوسری نباتاتی پیداوار کے کارخانے ملکی ضرورت کا تین چوتھائی حصہ پیدا کر رہے ہیں۔ پانچ سال کے عرصہ میں سگریٹ کی پیداوار دگنی ہو گئی ہے۔

عرب لیگ میں لیبیا کی شمولیت کے متعلق بات چیت

قاہرہ ۱۱ نومبر۔ لیبیا کے حکمران ادریس السنوسی ۲۰ نومبر کو سرکاری دورے پر مصر آ رہے ہیں۔ وہ حکومت مصر سے عرب لیگ میں لیبیا کی شمولیت کے سوال پر بات چیت کریں گے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

جو جماعت تشدّد و افتراق کے ذریعہ عوام کے اعتماد کو متزلزل کرتی ہے وُہ جماعت نہیں بلکہ غدّاروں کا ایک ٹولہ ہے

(ممتاز دولتانہ)

ملک میں فرقہ وارانہ منافرت اور صوبائی عصبیت پھیلانے والے دشمن کے ایجنٹوں کا کردار ادا کر رہے ہیں

(عبد القیوم خان)

پاکستان کی بنیادی طاقت ہمارا اتحاد ہے جو طاقت بھی اسمیں رخنہ انداز ہوتی ہے اُسے پوری طاقت سے کچل دینا چاہیئے

(عزیز الدین)

پنجاب مسلم لیگ کی لائلپور کانفرنس میں زعماء مسلم لیگ کا قوم سے خطاب

پنجاب مسلم لیگ کی لائل پور کانفرنس جو ۷ نومبر سے ۹ نومبر تک جاری رہی۔ ظاہری شان وشکوہ اور باطنی حسن وخوبی کے اعتبار سے ایک کامیاب کانفرنس تھی۔ بقول وزیر داخلہ پاکستان جناب مشتاق احمد گورمانی یہ ایک ایسا قومی اجتماع تھا۔ جو بڑی حد تک "قول وفعل کا مظہر تھا۔ جہاں ولولہ انگیز تقریریں اور عزم ویقین سے لبریز قراردادیں "قول" کی آئینہ دار تھیں، وہاں وسیع محکمانہ نمائش اور بیس ہزار قومی رضا کاروں کا جنگی مظاہرہ جذبۂ "عمل" پر دلالت کر رہا تھا پنجاب کے وہ لاکھوں باشندے جنہوں نے اس کانفرنس میں شرکت کی۔ نہ صرف زعماء کے خیالات سے مستفید ہوئے۔ بلکہ انہوں نے اپنی آنکھوں سے اس امر کا بھی مشاہدہ کیا۔ کہ مسلم لیگ اور اس کی حکومت نے ان کی فلاح وبہبود کے لئے اب تک کیا کیا ہے۔ اور آئندہ کیا کچھ کرنے کا ارادہ ہے۔

کانفرنس میں جن خیالات کا اظہار کیا گیا۔ اور قراردادوں کی شکل میں جو فیصلے صادر ہوئے وہ فی الحقیقت قوم کی فلاح وبہبود کے لئے نہایت درجہ اہمیت کے حامل ہیں۔ ان فیصلوں اور ان تقریروں میں اس جذبہ کی پوری جھلک موجود تھی۔ جو قائد اعظم پاکستان کے آزاد شہریوں میں پیدا کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ ہر مقرر کا موضوع یا عنوان قائد اعظم کا قائم کردہ ناقابل تسخیر اتحاد تھا۔ ہر ایک نے اسی کی اہمیت واضح کی۔ اور ہر قیمت پر اس کی حفاظت کرنے پر زور دیا۔ چنانچہ کوئی ایک تقریر بھی ایسی نہ تھی۔ جس میں مسلم لیگی قائدین نے فرقہ وارانہ منافرت صوبائی عصبیت اور طبقاتی مناقشات کے یکسر استیصال اور اس کی اہمیت کو نظر انداز کیا ہو۔ ذیل میں مسلم لیگی زعماء کی تقریر کے وہ اقتباس مطالعہ کیجئے۔ جو قومی اتحاد سے متعلق قائد اعظم کے بنائے ہوئے اصولوں کی وضاحت پر مشتمل ہیں:-

الحاج خواجہ ناظم الدین

صدر پاکستان مسلم لیگ الحاج خواجہ ناظم الدین نے ۷ نومبر کو کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے مسلم لیگی کارکنوں سے قومی کاموں میں پورے خلوص اور یکجہتی سے حصہ لینے کی اپیل کی۔ اور اس ضمن میں فرمایا گروہ بندی اور فرقہ داری معمولی باتوں پر جھگڑے اور اختلافات سب بے عملی کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں سرگرم عمل ہو کر آپس میں اتحاد واتفاق پیدا کیجئے۔ اور یہ نہ بھولئے کہ پاکستان کی موجودہ نسل ایک بہت بڑا تاریخی فرض سرانجام دے رہی ہے۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ آجکل کی مادی دنیا میں اسلام کی اعلٰے قدروں کا عملی نمونہ پیش کرنے کے لئے خدا تعالے نے ہمیں ایک نادر موقعہ عطا کیا ہے۔ اگر ہم نے اپنے اس فرض کو کمال خوش اسلوبی اور پوری ذمہ داری کے ساتھ ادا کر دیا۔ تو پھر دنیا کی تاریخ میں ہمارا نام ہمیشہ زندہ رہے گا۔ لیکن اگر ہم نے اپنے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی برتی اور اس اہم کام کو سرانجام نہ دیا جو اس زمانہ میں ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ تو پھر آنے والی نسلیں ہمیں کبھی معاف نہ کریں گی۔ وقت تقاضہ کر رہا ہے۔ کہ ہم میں سے ہر ایک شخص اختلافات سے بالا ہو کر پاکستان کے استحکام وترقی کے لئے تعمیری جدوجہد میں حصہ لے اور اس اہم مشن کو کامیاب بنائے۔ جسے پورا کرنے میں مسلم لیگ مصروف عمل ہے۔

ممتاز محمد خان دولتانہ

کانفرنس کے پہلے اجلاس میں صدر پنجاب مسلم لیگ میاں ممتاز محمد خان دولتانہ نے تقریر کرتے ہوئے مخالف جماعتوں کو ذمہ دارانہ روش اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور اس ضمن میں امن شکنی بدنظمی اور فرقہ دارانہ منافرت کو ہوا دینے کی پُرزور مذمت کی۔ آپ نے فرمایا۔ اگر بدامنی کو فروغ ہو شیعہ سنی اختلافات۔ اور دوسرے فرقوں کے باہمی مناقشات سر اٹھاتے ہیں۔ اور نظم وضبط کے طریقے مفقود ہوتے ہیں۔ تو اس سے میری حکومت کو ہی نقصان نہیں پہنچے گا۔ بلکہ یہ صورت حال آئندہ ہر حکومت کے لئے وبال جان ثابت ہوگی۔ جو جماعت بھی امن وامان کو خطرے میں ڈال کر فرقوں کے درمیان منافرت پھیلاتی ہے اور عوام کے اعتماد کو متزلزل کرتی ہے۔ وہ مخالف جماعت نہیں بلکہ غداروں کا ٹولہ ہے۔

خان عبد القیوم خان

کانفرنس کے دوسرے کھلے اجلاس میں جو ۷ نومبر کو رات کے ۸½ بجے منعقد ہوا تھا۔ اپنی صدارتی تقریر میں وزیر اعلٰے سرحد خان عبد القیوم خان نے ایسے تخریبی عناصر کی سرکوبی پر زور دیا۔ جو ملک میں فرقہ دارانہ منافرت اور صوبائی عصبیت کا زہر پھیلانے میں معروف ہیں۔ آپ نے قوم کو باہمی اختلافات سے بالا ہو کر متحد ہونے کی طرف توجہ دلائی۔ اور خبردار کیا کہ پاکستان تا حال بے شمار اندرونی اور بیرونی خطرات سے گھرا ہوا ہے۔ آپ نے کہا ابھی حال ہی میں پاکستان کو ایک بہت بڑی شر انگیزی سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ جس کا مقصد مسلمانوں کو آپس میں لڑوانے کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ اس ضمن میں آپ نے ملتان کے فساد اور ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں شیعہ سنی تنازعہ کا بھی ذکر کیا۔ جو احرار کی تفرقہ انگیز روش کے باعث رونما ہوئے تھے۔ آپ نے کہا کہ اگر ایسی تحریکوں کو من مانی کارروائیاں کرنے کی اجازت دے دی جائے تو خدا معلوم کیا سے کیا ہو جائے۔ وہ لوگ اور جماعتیں جو فرقہ داریت اور صوبائی عصبیت پھیلا رہی ہیں۔ اور سرکاری ملازمتوں میں تناسب پر زور دے رہی ہیں وہ دشمن کے ایجنٹوں کا کردار ادا کر رہی ہیں۔ آپ نے اعلان کیا۔ کہ اگر کوئی وزارت پاکستان کے ان دشمنوں کو تخریبی سرگرمیاں جاری رکھنے کی اجازت دیتی ہے۔ تو وہ خود ملک کی دشمن ہے۔ اور اس بناء پر سزا کی مستحق۔

مسئلہ کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے خان عبد القیوم خان نے کہا کشمیر پاکستان کا جزو لاینفک ہے۔ اور اگر پاکستان کو زندہ رہنا ہے تو کشمیر کا حصول از بس ضروری ہے۔ لیکن یاد رکھئے۔ اگر ہم کشمیر لینا چاہتے ہیں۔ تو ہمارا اولین فرض یہ ہے کہ ہم ایک ہو جائیں ہر قسم کے تفرقہ انگیز رجحانات کا خاتمہ کر دیں۔ اردو بنگالی کے جھگڑے صوبائی عصبیت کے قصے اور فرقہ دارانہ تنازعات ہم کو ہمارے مقصود سے دور لے جا رہے ہیں۔ ان سب کا خاتمہ پاکستان کی بقا اور اس کے استحکام کے لئے از حد ضروری ہے۔ ہمیں یہ نہ بھولنا چاہیئے۔ کہ پاکستان ابھی تک خطرات سے گھرا ہوا ہے۔ پنجاب بہاولپور اور سندھ کی زرخیزی وشادابی کو دریاؤں کا رخ پھیر کر ختم کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ سرحد اور بلوچستان میں سرخپوشوں کی ریشہ دوانیاں تا حال جاری ہیں۔ ادھر ہندوستان میں یہ آواز بلند کی جا رہی ہے۔ کہ مشرقی پاکستان کا ایک تہائی حصہ ہتھیا لو۔ یہ سب خطرات اس بات کا تقاضا کر رہے ہیں کہ ہم متحد ہو کر پاکستان کے استحکام اور اس کی تعمیر وترقی میں ہمہ تن مصروف ہو جائیں۔

ملک میں اقتصادی مساوات قائم کرنے کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے وزیر اعلٰے سرحد نے کہا اس وقت مسلم لیگ کے مقابلے میں اسلام لیگ، احرار، آزاد پاکستان پارٹی اور جناح عوامی لیگ وغیرہ جماعتیں برسرِ کار ہیں۔ لیکن ان جماعتوں سے میں کبھی خائف نہیں ہوا۔ پورے وثوق سے کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہ ہیچ پاچ جماعتیں مسلم لیگ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ اسے اگر کوئی خطرہ ہو سکتا ہے۔ تو اس جماعت سے جو اقتصادی مساوات کا نعرہ لے کر اٹھے گی اس لئے میں کہتا ہوں کہ مسلم لیگ کو چند با اثر افراد کی بجائے عوام کے مفاد کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔

چوہدری عزیز الدین

کانفرنس کے دوسرے اجلاس یعنی ۷ نومبر کی رات کو چوہدری عزیز الدین صاحب ایم۔ ایل۔ اے صدر مجلس استقبالیہ نے خطبہ استقبالیہ پڑھتے ہوئے ان طاقتوں کو پوری قوت سے کچل دینے پر زور دیا

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۲ نومبر ۵۲ء

سیاسی طاقت سے استعانت

مودودیوں کے امیر شریعت جناب مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی نے اپنی جماعت کے کارکنوں کو ہفتہ مطالبہ کے متعلق جو مودودیے ۱۴ نومبر سے ۲۱ نومبر ۱۹۵۲ء تک منا رہے ہیں کچھ ہدایات فرمائی ہیں۔ ان میں سے ایک چھٹی ہدایت یہ ہے کہ:

(۶) جلسہ ہائے عام میں اس مضمون کے دو ریزولیشن اور بھی پاس کرائے جائیں۔

(الف) . . . . .

(ب) اس امر کا مطالبہ کہ قادیانیوں کو (یاد رہے کہ مودودیوں کے امیر شریعت کے نزدیک ایسا تنابز بالالقاب کوئی گناہ نہیں ہے۔ جس کے مرتکب سب ہوتے ہوں۔ یعنی اگر سب چوری کرنے لگ جائیں۔ تو مودودیوں کے نزدیک چوری چوری نہیں) کو غیر مسلم اقلیت میں شامل کیا جائے۔

یہ ہدایات روزنامہ تسنیم ۱۱ نومبر ۱۹۵۲ء (دراصل ۱۰ نومبر ۱۹۵۲ء۔ یاد رہے کہ مودودیوں کے نزدیک اگر دوسرے اردو اخبارات بھی جھوٹی تاریخ اشاعت لکھیں تو ایسا جھوٹ کوئی گناہ نہیں) میں شائع ہوئی ہیں۔

مودودی صاحب کو شائد خیال ہوگا کہ حکومت وقت سے ایک الٰہی جماعت کے متعلق ایسا مطالبہ کرنا انہی کی ایجاد بندہ ہے۔ حاشا وکلا۔ قرآن کریم کا سرسری مطالعہ بھی ظاہر کرتا ہے۔ کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر تا ایندم زمانے کے ابوالحکم ہمیشہ یہ مطالبہ کرتے چلے آئے ہیں۔ آج تک انسانوں میں ایک بھی ایسی الٰہی جماعت کھڑی نہیں ہوئی جس کے مٹانے کے لئے ان ابوالحکموں نے اپنے اپنے زمانے کی سیاسی طاقتوں سے استعانت نہیں کی درحقیقت یہ الٰہی جماعت کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان ہوتا ہے۔ جو ان کے مخالفین کے احساس کمتری کو نہایت واضح طور سے اجاگر کر دیتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ باوجود ابوالحکم کہلانے کے ان کی قوت استدلال اور موقف کا بالکل دیوالہ نکل چکا ہے۔ ان کے اپنے عقل و خرد کی طاقتیں اس کے مقابلہ میں عاجز آگئی ہیں۔ ان کی تمام اپنی تدابیر ناکارہ ثابت ہو چکی ہیں۔ اور وہ خود ہر طرح سے لاجواب اور مایوس ہو چکے ہیں۔ اب ان کے پاس صرف ایک آخری ہتھیار ملک کی سیاسی طاقت کو اس کے خلاف استعمال کرنے کا باقی رہ گیا ہے۔ اس کے لئے وہ عوام کو طرح طرح کے فریبوں سے مشتعل کر کے ایک محاذ بناتے ہیں۔ اور ان سے ایک متفقہ اور متحدہ مطالبہ حکومت سے کرواتے ہیں۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ حکومت بغیر اسکے ان کی خواہشات نفسانی کے سامنے سرنگوں نہیں ہوگی

وہ اپنے محدود علم و عقل کے مطابق یہی نفسیاتی اندازہ لگاتے ہیں، کہ عوام کو مشتعل کرنا بہت ہی آسان ہوتا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ عوام صرف نعرہ بازی سے متاثر کئے جا سکتے ہیں۔ اس لئے وہ کچھ فقرے تراشتے ہیں۔ جو ان کے خیال میں عوام کو مشتعل کرنے کے لئے تیر بہدف ہوتے ہیں۔ اور ان کے بل پر رائے عامہ کو اپنے مقصد کے لئے ہموار کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایک باقاعدہ مہم کا آغاز کرتے ہیں۔ اور جب سمجھتے ہیں کہ اب ہمارا وار چل جائے گا۔ اور سیاسی طاقت رائے عامہ کے سامنے سرنگوں ہوئے بغیر نہیں رہ سکے گی۔ تو وہ ہلہ بول دیتے ہیں۔ دوسری طرف زمانہ کے حالات کے مطابق سیاسی قوت کو ابھارنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اگر ان کی براہ راست دسترس ہو۔ تو فوری طور پر اس کے استعمال پر کامیاب ہو جاتے ہیں۔ لیکن جب براہ راست سیاسی قوت پر دسترس نہ رکھتے ہوں تو ایک طرف تو اس کو فریب دینے کے سامان کرتے ہیں۔ اور دوسری طرف عوام کا دباؤ ڈالکر دھمکی دیتے ہیں۔

اس آخر الذکر طریق کار کی واضح ترین مثال حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی صورت میں ملتی ہے۔ یہودیوں نے ایک طرف تو رومی گورنر کو ابھارا۔ کہ یہ شخص بادشاہی کا دعویدار ہے۔ اور حکومت کا مخالف ہے۔ دوسری طرف یہودی عوام کو ابھارا کہ یہ شخص (نعوذ باللہ) کفر بکتا ہے دین کا مخالف ہے۔ موسوی امت سے اپنی الگ امت بنا رہا ہے۔ شریعت کی توہین کرتا ہے۔ بھر کیا بھلا یہ بھی شہزادہ نبی ہو سکتا ہے۔ جس کا وعدہ بنی اسرائیل کو دیا گیا ہے۔ وہ تو فوجوں اور حرب و ضرب کے ساتھ آئے گا جو ایک ذہنی و سیاسی انقلاب برپا کریگا۔ جب دونوں طرف سے انہیں یقین ہو گیا کہ اب پورا وار چلے گا۔ تو فریسیوں نے نعرہ لگایا۔ "اسے صلیب دے اسے صلیب دے"

الغرض زمانے کے ابوالحکم اپنی دانست میں الٰہی جماعت کو ملیا میٹ کرنے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے۔ اور جب سمجھتے ہیں کہ اب وہ پوری طرح زد میں آچکی ہے اور خالی نہیں جائیگا تو پورا ہاتھ مارتے ہیں۔ قریشی ابوالحکم نے جب سمجھا کہ مدینہ کے بندگان حق کی قلیل سی جماعت بالکل بے سروسامان اور نہتہ اہل مکہ کے جرار لشکر کے مقابلہ میں نکل آئی ہے۔ تو باوجود اس کے کہ اس کے ہمراہی سرداروں نے مشورہ دیا کہ قریش کا قافلہ تو صحیح وسالم نکل گیا ہے واپس ہو جانا چاہیئے واپس ہونے سے انکار کر دیا۔ ایک جرنیل کو جو اس دنیا کے ساز و سامان سے آگے کچھ نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اس سے بہتر کونسا موقعہ مل سکتا تھا۔ چنانچہ اس کے فیصلہ کے مطابق بدر کا معرکہ ہوا

جناب مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی مودودیوں کے امیر شریعت نے بھی موقعہ کو غنیمت سمجھا ہے۔ چنانچہ ان کے لفٹیننٹ جناب ابونعیم صاحب صدیقی اپنے ماہنامہ "چراغ راہ" کے اکتوبر ۱۹۵۲ء میں نویں مطالبہ کے متعلق فرماتے ہیں:-

"قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت کی فہرست میں شامل کر کے ان کے لئے بھی جداگانہ انتخاب کے ساتھ آبادی کے لحاظ سے نشستیں مقرر کر دی جائیں شق (۹)

یہ شق مطالبے میں حال ہی میں شامل کی گئی ہے اب تک ہم قادیانیوں کے معاملے کو حل کرنے کا یہ طریقہ موزوں سمجھتے تھے۔ کہ یہاں ایک اسلامی دستور وجود پذیر ہو جائے۔ اور موجودہ سیکولر دستور میدان سے ہٹ جائے اس تبدیلی کے نتیجہ میں قادیانیت کی آکاس بیل کو اکثریت کے درخت پر پھیلنے کا جو موقعہ غیروں کے سہارے حاصل تھا۔ خود بخود ختم ہو جائے گا۔ لیکن حالات کی ایک کروٹ نے ہمیں مجبور کر دیا ہے کہ ہم اس مسئلے کو اسلامی مطالبے کا جزو بنا کر قوم کی مشترکہ جدوجہد سے جلد از جلد ایک نتیجے پر پہونچا دیں۔ وہ کروٹ یہ تھی کہ قادیانیت کے خلاف جو تحریک چل رہی تھی۔ وہ ملتان فائرنگ کے بعد ایسے ناخوشگوار حالات سے دوچار ہوئی۔ کہ مسلمانوں میں بد دلی اور مایوسی کی لہر اٹھتی محسوس ہوئی۔ کیونکہ وہ ایک ایسی جگہ پہنچ گئے تھے۔ جہاں سے آگے ان کو لے چلنے والی طاقت کوئی نہ تھی۔ جن لوگوں سے وہ کوئی امید لگا سکتے تھے۔ وہ دولتانہ صاحب کی اس تقریر پر داد دے رہے تھے جس کا مرزا بشیر الدین محمود نے تہ دل سے خیر مقدم کیا تھا۔ ہم نے محسوس کیا کہ ہمارے عوام کو وہ عناصر خراب کر رہے ہیں۔ جو اشتعال دلاکر تحریکیں چلانے کے عادی ہیں مگر اشتعال کے بعد حالات پر قابو پانا جن کے بس میں کم سے کم اب بالکل نہیں رہا۔ اس موقعہ پر اگر مسلمانوں کو بددلی کا شکار رہ جانے دیا جاتا تو نہ صرف قادیانی فتنہ ہمیشہ کے لئے تسلط پا جاتا۔ بلکہ ہمارے عوام میں کسی مقصد کے لئے کام کرنے کی تڑپ ہی کئی سال کے لئے ختم ہو جاتی۔ چنانچہ ایک جائز اور معقول اور برحق مطالبہ جس پر پوری قوم جمع ہو چکی ہے۔ ہمیں اس کا مستحق نظر آیا۔ کہ اسے قوم کے اسلامی دستوری مطالبے کا جزو بنا دیا جائے۔ اور ایک ہی مطالبے پر تمام عناصر کو مجتمع کر دیا جائے۔ جو ہمارے مسائل کو حل کرنے والا ہے"۔

(چراغ راہ کراچی ماہ اکتوبر ۱۹۵۲ء ص ۸)

دیکھ لیجئے وہی ابوالحکمانہ استدلال یہاں بھی ہے۔ سامنے اہل حق کی مٹھی بھر جماعت ہے۔ جس کے خلاف ایک طرف عوام کو مشتعل کیا جا چکا ہے۔ اور دوسری طرف حکومت کو غلط خیال دلائی جا چکی ہیں۔ پورا ہاتھ مارنے کا وقت ہے۔ ایسے موقعہ کو بھلا زمانہ کا ابوالحکم کس طرح ہاتھ سے جانے دے سکتا تھا۔ دوسرے ساتھی سرداران قریش کی طرح خواہ دل چھوڑ دیں۔ وہ اشتعال تو دلا سکتے ہیں۔ مگر اشتعال کے بعد حالات پر قابو نہیں پا سکتے۔ عوام جن کو اشتعال دلا کر ایسے نقطۂ عروج پر لایا گیا ہے۔ اگر مایوس ہو گئے تو ان میں کسی مقصد کے لئے کام کی تڑپ ہی کئی سال کے لئے ختم ہو جاتی۔ آج جب اشتعال کے ذریعہ پوری قوم اس مطالبے پر جمع ہو چکی ہے تو ہمارے لئے اس سے بہتر اور کونسا موقعہ ہو سکتا ہے۔ کہ احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت دلانے کے مطالبہ کو بھی دستوری مطالبہ کا جزو بنا دیا جائے

مگر کیا یہ اعجاز نہیں کہ

جن حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو ۳۰ سال کی عمر میں یہودیوں نے اپنی دانست میں صلیب پر ہلاک کر دیا تھا۔ اسی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق سیدنا خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تصدیق فرمائی ہے۔ کہ آپ پورے ۱۲۰ سال کی عمر پا کر فوت ہوئے۔ یعنی انسان کی طبعی عمر پوری کی پوری ان کو حاصل ہوئی۔

اسی طرح جس قلیل سی جماعت کو قریشی ابوالحکم بدر کے میدان میں ہمیشہ کے لئے ختم کر دینا چاہتا تھا۔ وہی قلیل جماعت چند سالوں میں تمام دنیا کے معلومہ پر چھا گئی۔ مشرق میں بھی اور مغرب میں بھی شمال میں بھی اور جنوب میں بھی۔

واخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین

شذرات

اسلام کا فتح نصیب جرنیل

شمسی صاحب نے حجرہ نشینوں کو "غازی" کا خطاب دیتے ہوئے کہا :-

"ایسے ایسے لوگ جو حجرہ عبادت سے باہر نکلنا اپنی توہین سمجھتے تھے۔ آج ختم نبوت کی توہین ہوتی دیکھ کر تڑپ اٹھے ہیں۔ مسجد کے نمازی غازی بن گئے ہیں" (ایضاً)

آج سے ایک صدی پیشتر جب مغلیہ حکومت کی شمع اقتدار بجھ گئی۔ اور سمندر پار سے آنے والے انگریز ہم پر مسلط ہو گئے۔ تو برطانوی دار العوام میں یہ اعلان کر دیا گیا کہ :-

خداوند تعالیٰ نے ہمیں یہ دن دکھایا ہے۔ کہ ہندوستان کی سلطنت انگلستان کی زیرنگیں ہے۔ تاکہ عیسیٰ مسیح کی فتح کا جھنڈا ہندوستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک لہرائے ہر شخص کو اپنی تمام تر قوت تمام ہندوستان کو عیسائی بنانے کی عظیم الشان کام کی تکمیل میں صرف کرنی چاہیئے۔ اور اس میں کسی طرح تساہل نہ کرنا چاہیئے۔" علمائے حق صلہ ۲۶

انگریز نے اپنی اس سکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے پادریوں کو مقرر کیا۔ چنانچہ آزاد نے لکھا ہے :-

"پادری کو بھیجنے والا انگریز تھا۔ اس لئے اس گروہ کو متحدہ ہندوستان میں کھلی چھٹی دے رکھی تھی۔ جن لوگوں نے اس لٹریچر پر سرسری نظر بھی ڈالی ہے۔ جو عیسائی مشنریوں نے پیش کیا۔ وہ اس بات کی تصدیق کریں گے۔ کہ اس میں آنحضرت صلعم کی ذات کو خصوصیت سے ہدف مطاعن ٹھیرایا گیا۔" (آزاد ۱۹ فروری ۵۱ء)

یہ وہ دردناک حالات ہیں۔ جن میں **حضرت مسیح موعود اپنے آقا کی عزت وناموس کو بچانے کے لئے حق وصداقت کی چمکتی ہوئی تلواروں کے ساتھ تنہا آگے بڑھے۔ اور بڑھتے ہوئے طوفانوں کا رخ پلٹ دیا۔** انگریز کی پوری مشینری کے باوجود عیسائی مشنریوں کو شکست فاش دی۔

اور یہ اسی فتح جرنیل کی برکت ہے کہ اس مقدس سرزمین میں سرتاج مدینہ کے کروڑوں نام لیوا موجود ہیں۔ ورنہ اگر خدا کا یہ مقدس بندہ ہماری امداد کو نہ پہنچتا۔ تو آج ملک کا نقشہ ہی کچھ اور ہوتا۔ اور جب رسول اللہ کی نبوت ورسالت کے ماننے والے ہی موجود نہ ہوتے **تو آج ختم نبوت کا نام لینے کی کسے جرأت ہوتی** ہم شمسی صاحب سے پوچھتے ہیں۔ کہ دنیا کے پردہ پر اسلام اور سید الانبیاء سے اس سے بڑھ کر اور غداری کیا ہوگی۔ کہ ناموس مصطفیٰ کی خاطر سینہ سپر ہونے والے مجاہد اعظم کو شرمناک گالیاں دی جائیں۔ اور حجرہ نشینوں اور استنجا کے ڈھیلوں پر الجھنے والوں کو **مقتل کا غازی کہا جائے۔**

اسلام کے باغی

مولانا غلام رسول صاحب مہر حضرت سید احمد شہید کی تحریک اسلامی کے متعلق فرماتے ہیں :-

"سید صاحب نے تلوار کو شریعت کے احکام کے مطابق اٹھایا۔ سکھوں کے خلاف بھی استعمال کیا۔ انگریزوں کے خلاف بھی استعمال کرنے کے لئے مضطرب تھے۔ افسوس کہ اس کا موقعہ نہ آیا۔"

"سید شہید انگریزوں کے مخالف تھے۔ اور ان کے خلاف جہاد کے قائل ومعترف تھے" (آزاد ۱۲ اکتوبر ۵۲ء)

حضرت مولانا اسماعیل رح نے حضرت سید احمد صاحب بریلوی رح کی اطاعت کی اہمیت بتاتے ہوئے فرمایا :-

آپ کی اطاعت تمام مسلمانوں پر واجب ہے۔ جو آپ کی اطاعت سرے سے ہی تسلیم نہیں کرتے۔ یا تسلیم کرنے کے بعد انکار کر دے۔ وہ باغی مستحل الدم ہے۔ اور اس کا قتل کفار کے قتل کی طرح عین جہاد اور اسکی بے عزتی تمام اہل فساد کی طرح خدا کی عین مرضی ہے۔" (بحوالہ سیرت سید احمد صلہ ۱۶۴)

احراری جواب دیں۔ کہ وہ لوگ جو یہ یقین تو رکھتے ہیں۔ کہ حضرت سید احمد بریلوی رح کے نزدیک "انگریز کے خلاف جہاد شرعاً فرض ہے۔ مگر انہوں نے انگریزی حکومت کے خلاف علم جہاد بلند نہیں کیا۔ کیوں نہ کہا جائے۔ کہ وہ مولانا اسماعیل شہید رح کے فتویٰ کے مطابق اسلام۔ شریعت اور سید احمد شہید رح کے باغی ہیں۔ **اور ان کا قتل کفار کے قتل کی طرح واجب ہے**

صیاد اپنے دام میں

چند دن ہوئے الفضل نے لکھا تھا۔ کہ مولانا جعفر تھانیسری نے حضرت سید احمد کے متعلق سوانح احمدی میں جو روایت درج کی ہے۔ وہ واقعی معتبر ہے۔ مولانا ایک عظیم المرتبت انسان تھے۔ اور آپ پر یہ الزام کہ آپ نے انگریز کے کہنے پر حضرت شاہ صاحب کی تحریک ہی بدل دی۔ اور اپنے فکر وعقیدہ کو تبدیل کر لیا۔ بالکل خلاف واقعہ ہے۔

مولانا غلام رسول صاحب مہر نے اس کے جواب میں ایک مقالہ آزاد (۲۶ اکتوبر ۵۲ء) میں سپرد قلم فرمایا ہے۔ اور افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ آپ نے اپنے مقالہ میں دوبارہ یہ الزام دوہرایا ہے۔ کہ مولانا جعفر نے انگریز کی حمایت میں جہاد ختم کر دیا تھا۔

دوسری طرف "آزاد" نے مولانا تھانیسری کی کتاب سوانح احمدی سے چند اقتباسات شائع کئے ہیں جن میں آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ کی پرزور تائید کی ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ مولوی صاحب اگر واقعی ایسے ہی عظیم المرتبت انسان تھے۔ تو مدیر الفضل ان کی اتباع میں احمدیت سے منحرف کیوں نہیں ہو جاتے؟

ہم آزاد کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ اس نے مولانا تھانیسری کے اقتباسات شائع کر کے اپنے دجل وفریب کا پردہ خود ہی چاک کر دیا ہے۔

کیونکہ جب اس کے نزدیک حضرت مسیح موعودؑ کو بھی انگریز نے ہی منسوخی جہاد کے لئے نبی بنا کر کھڑا کیا تھا۔ اور مولانا تھانیسری بھی انگریز کے آلۂ کار بن کر تنسیخ جہاد کا پراپیگنڈا کر رہے تھے۔ تو یہ کیسے ہو سکتا تھا۔ کہ مولانا تھانیسری انگریز کے بنائے ہوئے "نبی" کے خلاف قلم اٹھانے کی جرأت کرتے۔

لہذا آزاد کو یا تو یہ اعلان کرنا ہوگا۔ کہ حضرت اقدس کے متعلق ان کا نظریہ سراسر باطل پر مبنی ہے۔ اور یا اسے اعتراف کرنا پڑے گا۔ کہ مولانا تھانیسری نے انگریز کے اشارہ پر کوئی تبدیلی نہیں کی۔ اور حضرت سید احمد شہید رح کا اصل فتویٰ وہی ہے۔ جسے آپ نے اپنی کتاب میں کمال حزم واحتیاط سے درج فرمایا ہے،

بہرحال آزاد کے پیش کردہ اقتباسات **احراری تابوت کے لئے آخری کیل کی حیثیت رکھتے ہیں۔** اور اسے جلد یا بدیر اپنے جھوٹے ہونے کا اعلان کرنا پڑے گا۔

احراری کارٹون کا راز فاش ہو گیا

آزاد کے گذشتہ کارٹون کا پس منظر بتاتے ہوئے ہم نے لکھا تھا۔ کہ احراری دراصل یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ مسلم لیگی حکومت کے وزراء اور گورنر سب انگریز کے پروردہ سانپ ہیں۔ ابتدا میں تو شاید یہ حقیقت پوری طرح اجاگر نہ ہوئی ہو۔ مگر اب جوں جوں وقت گذرتا جا رہا ہے۔ مخفی منصوبے زبانوں پر آ رہے ہیں۔ جن سے ہمارے اس نظریہ کی پوری پوری تصدیق ہوتی ہے

چنانچہ آزاد نے اپنے کارٹون کا راز فاش کرتے ہوئے لکھا ہے :-

"**مجلس احرار اسلام نے تبلیغی جماعت کی قسم کے تنظیمی مقاصد کے نعرے بلند کرتے ہوئے موجودہ اقتدار کی انگریز پرستی مرزائیت نوازی اور لادینی کے خلاف مورچہ بندی کی۔ لیکن ہماری زندہ باد قوم ہے۔ کہ وہ ابھی جوں کی توں بے حس وحرکت ہے۔** البتہ معلومہ اسباب کی بناء پر جب سے ایک نیا اور مصنوعی قحط رونما ہوا ہے۔ اور مہنگائی۔ بے کاری۔ بیروزگاری کی بدولت ملک کا مزدور اور مزارع طبقہ خصوصاً اور ریڑھیوں۔ خوانچوں اور کھوکھوں کے ذریعہ محنت ومشقت کر کے پیٹ پالنے والے بالعموم افلاس اور بھوک کا شکار ہونے لگے ہیں۔ ان کی آنکھیں ذرہ ذرہ کھلنے لگی ہیں۔" (آزاد ۱۲ اکتوبر ۵۲ء)

فرمایئے! کیا ہم پہلے روز نہ کہتے تھے۔ کہ احراری کے تبلیغی نعرے ہرگز ہرگز ختم نبوت کے تحفظ کے لئے نہیں۔ مسلم لیگی وزراء کی انگریز پرستی کا ڈھنڈورا پیٹنے کے لئے ہیں۔ اور ان کا کارٹون پاکستان کے باشندوں کو یہ تلقین کر رہا ہے۔ کہ مسلم لیگی وزراء انگریز کے سانپ ہیں۔ جنہیں جلدی ہی ختم کر دینا چاہیئے۔

سیکولرازم کو دعوت

زمیندار لکھتا ہے :-

"مسلمان اب اس عزم کے ساتھ اٹھا ہے۔ کہ وہ پاکستان کی مقدس سرزمین کو ان عفونتوں سے پاک کر کے ہی دم لے گا۔ جو مرزائیت نے پھیلا رکھی ہیں۔" (۲۶ ر اکتوبر ۵۲ء)

آزاد لکھتا ہے :-

"اس وقت پاکستان سیکولرازم لادینیت اور نتیجتاً دہریت اور کمیونزم کی طرف بڑی سرعت کے ساتھ لپک رہا ہے۔ جس کے مقابلہ میں مذہبیت واسلامیت اور اقامت دین واحیاء سنت کا محاذ نہایت کمزور ہے۔ اور انقلاب وتغیر کی طاقت اور روح سے عاری ہے۔" (۱۲ ر اکتوبر ۵۲ء)

مولانا اختر علی اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبوب امت سیکولرازم لادینیت اور کمیونزم کی آغوش میں جا رہی ہے۔ مگر آہ آپ کو اس کا ذرہ بھر فکر نہیں۔ اور اگر فکر ہے۔ تو یہی کہ اقامت دین کی علمبردار جماعت کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا جائے۔

خدارا سوچیئے۔ سیکولرازم۔ لادینیت اور دہریت کو پاکستان میں آنے کی دعوت دینا کہاں کا اسلام ہے؟ -

---

ولادت

میرے لڑکے عزیزم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی واقف زندگی بلاد عربیہ حال وارد پاکستان کے ہاں اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۶/۸/۵۲ بروز جمعۃ المبارک دوسری لڑکی عطا فرمائی ہے۔ احباب دعا فرمادیں۔ کہ اللہ تعالیٰ بچی کو لمبی عمر عطا فرماتے ہوئے نیک صالحہ وخادمۂ دین بناوے۔

(میاں نور احمد چغتائی ربوہ)

روزنامہ الفضل لاہور مورخہ ۱۲ نومبر

"میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

مغربی افریقہ میں جماعت احمدیہ کی کامیاب تبلیغی مساعی

تقاریر، ملاقاتوں اور لٹریچر کے ذریعہ ملک کے طول و عرض میں تبلیغ اسلام

سہ ماہی رپورٹ احمدیہ مشن گولڈ کوسٹ از جولائی تا ستمبر سنہ ۱۹۵۲ء

از مکرم نذیر احمد صاحب مبشر (امیر و مبلغ انچارج احمدیہ مشن گولڈ کوسٹ)

۳۳۴ گاؤں میں تبلیغ کی گئی۔ ۲۱۵ لیکچر دیئے گئے۔ ۶۱۰۲۹ سامعین ان تقاریر سے مستفیض ہوئے۔ ۹۶۳ اشخاص کو بذریعہ پرائیویٹ ملاقات تبلیغ کی گئی۔ اور ۱۲۰ نومبایعین سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے

مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم رپورٹ کرتے ہیں کہ ان کی تبلیغ اور کوشش کے نتیجہ میں مخرجین لیگوس کی "اگونا بیچ" کے جنرل سیکرٹری فارم بیعت پر کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہو گئے ہیں فالحمد للہ علےٰ ذالک۔

گولڈ کوسٹ کی سنٹرل لائبریری اکرا میں مولوی صاحب نے پندرہ کتب کا سیٹ پیش کیا جس میں انگریزی ترجمۃ القرآن کی دونوں جلدیں احمدیت یعنی حقیقی اسلام مطبوعہ امریکن احمدیہ مشن۔ دیباچہ ترجمۃ القرآن۔ نیو ورلڈ آرڈر۔ اور ٹیچنگ آف اسلام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اس تقریب کے موقعہ پر مولوی صاحب کے ہمراہ مسٹر محمد اوقیر احمدی ممبر آف اسمبلی بھی تھے۔ لائبریرین کے کتب وصول کرنے کے موقعہ پر فوٹو بھی دیا گیا ہے جو کہ ڈیلی گریفک میں شائع ہوا۔ علاوہ ازیں سیرالیون سے آمدہ گورنمنٹ ڈیلیگیشن کے دو ممبران۔ وزیر داخلہ گولڈ کوسٹ کمشنر آف ڈویلپمنٹ گولڈ کوسٹ اور اس کی لڑکی نیز انڈین ہائی کمشنر ایسٹ افریقہ کو اس کی گولڈ کوسٹ میں آمد کے موقعہ پر سلسلہ کی کتب پیش کی گئیں۔ وزارت مکانات گورنرز آفس اور پبلک ریلیشن آفس کے تین کلرکوں کو انگریزی کتب اور تین شامی تاجروں کو الخطاب الجلیل اور دعوۃ الاحمدیہ وغیرہما مطالعہ کیلئے دی گئیں۔ دو ٹریکٹ شائع کئے گئے جن میں سے ایک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات اور ملفوظات پر مشتمل تھا اور دوسرا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آمد از بائیبل کے مضمون پر تھا۔ مولوی صاحب نے یہ دونوں اور خاکسار کے شائع کردہ ٹریکٹ گورنمنٹ سکول آف سوشل ویلفیئر کے طلبہ اکرا کے کمیونٹی سنٹر امریکن مشنری بائیبل کلاس کے طلبا، ہسپتال کے مریضوں اور دیگر زیر تبلیغ افراد میں تقسیم کئے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں مولوی صاحب نے تین مضامین لوکل اخبارات ڈیلی گریفک۔ ڈیلی ایکو اور ڈیلی غنہ ایکسپریس میں "مسلمانوں کا تمدن عالم میں دخل" "ٹریڈ یونین ازم کے متعلق اسلامی نظریہ" اور بموقعہ عید الاضحی "قربانی کی فلاسفی" پر شائع کرائے۔ مولوی صاحب نے گورنمنٹ سکول آف سوشل ویلفیئر میں Islamic views on social welfare (?) کمیونٹی سنٹر اکرا میں نفسیاتی (?) سوسائٹی کے زیر اہتمام مسئلہ بعث بعد الموت اور Prison Reading Circle Accra میں Some Social Aspects of Islam پر تقریریں کیں اور حاضرین کے سوالات کے جواب دیئے۔ علاوہ ازیں اکرا شہر کے مختلف حصوں میں سات پبلک اجلاس کئے گئے۔ جن میں احباب جماعت کے علاوہ پانچ مقامات پر مولوی صاحب نے لیکچر دیئے۔

غیروں کی میٹنگوں میں شمولیت

یونائیٹڈ ایسوسی ایشن آف اکرا برانچ۔ پیپلز ایجوکیشنل ایسوسی ایشن۔ تھیوسافیکل سوسائٹی۔ برٹش کونسل، سوشل لٹریری کلب Moral Rearmament Team امریکی مشنری بائیبل کلاس اور انڈین ایسوسی ایشن کے اجلاس میں مولوی صاحب شریک ہوتے رہے۔ P.E.A کے ایک اجلاس میں امریکن انفرمیشن آفیسر نے امریکہ کی خارجہ پالیسی کے موضوع پر تقریر کی۔ سوالات کے موقعہ پر مولوی صاحب نے دریافت کیا کہ ایشیاٹک اور عرب اقوام نے مجلس متحدہ کے خاص جنرل اجلاس ہوائے ٹیونس کے مطالبہ پر امریکہ نے کیوں پس و پیش کی اور اس میں روک بنا؟ لیکچرار نے گو سوال کی اہمیت کو تسلیم کیا مگر جواب ٹالنے کی کوشش کی۔ بعد لیکچر مولوی صاحب اسے ملے تو وہ کہنے لگا کہ امریکہ فرانس کو ناراض نہیں کرنا چاہتا۔ برٹش کونسل اور سوشل لٹریری کلب کے مابین ایک مباحثہ "عیسائی طریقہ تعلیم ہماری ترقی میں روک ہے" کے موضوع پر ہوا۔ سوالات کے وقت مولوی صاحب نے برٹش کونسل کے انگریز نمائندہ کی تردید میں یورپ کی اہلی زندگی کی بربادی اور دیگر بدیوں کا ذکر کیا نیز کہا پولوس تو کہتا ہے جو لڑکی کی شادی نہیں کرتا وہ بہتر کرتا ہے تو اس کی موجودگی میں نمائندہ برٹش کونسل کا قول کیسے صحیح ہو سکتا ہے کہ عیسائیت میں شادی ضروری ہے؟

بذریعہ پرائیویٹ ملاقات مولوی صاحب نے قریباً پچاس افراد تک پیغام حق پہنچایا جن میں سے قابل ذکر ایڈیٹر ڈیلی گریفک۔ ایڈیٹر غنہ ایکسپریس۔ ایڈیٹر ڈیلی ایکو۔ شامی تاجر۔ سیرالیون گورنمنٹ کے دو وزیر۔ نائیجیریا کے ایک منسٹر اور کمشنر آف ڈویلپمنٹ وغیرہ ہیں۔ جماعتی تربیت کے پیش نظر حدیث کا درس دیتے رہے۔ بارہ خطبات جمعہ پڑھائے اور گاہے بگاہے تربیتی لیکچر دیتے رہے۔ بعض احباب کو یسرنا القرآن، نماز اور ادعیۃ ماثورہ کے اسباق دیئے۔ تفسیر کبیر، احمدیت، آئینہ کمالات اسلام۔ لائف آف محمد صلعم۔ اسلام کا اقتصادی نظام اور روزانہ انگریزی اخبار کا مطالعہ کرتے رہے۔ سیکنڈری سکول کماسی۔ کماسی مشن اور سالٹ پانڈ کے بعض سپرد کردہ کام سرانجام دیئے۔

مولوی بشارت احمد صاحب بشیر لکھتے ہیں۔

وہ عرصہ زیر رپورٹ میں مسجد احمدیہ کماسی میں باقاعدہ بعد نماز فجر قرآن مجید کا درس دیتے رہے۔ بعض احباب کو صبح و شام قرآن مجید۔ یسرنا القرآن اور عربی پڑھاتے رہے۔ احمدیہ سیکنڈری سکول میں عربی کی گھنٹیوں میں جا کر پڑھاتے رہے۔ تین علاوہ سرکولر لیٹر شائع کئے۔ جن میں مقامی اخبار کے علاوہ بیرونی مشنوں کی اہم خبریں بھی درج کی جاتی رہیں اور بعض مضامین پر بھی روشنی ڈالی گئی۔ کماسی کی مشہور مارکیٹ کے تین تبلیغی اجلاس میں شامل ہوئے اور مضامین "آنحضرت صلعم بائیبل میں" "کیا یسوع مسیح صلیب پر فوت ہوئے ہیں؟" اور "تعدد ازدواج" پر لیکچر دیئے۔ علاوہ ازیں ایک مقام پر پبلک تقریر کی۔ جس میں احمدی احباب کے علاوہ شہر کے اکابر عیسائی بھی شریک ہوئے۔

احباب جماعت کے ہمراہ شاہ اشانٹی کو تبلیغ کی اور سلسلہ کا لٹریچر دیا۔ سلسلہ کا مفت لٹریچر تقسیم کرنے کے علاوہ سات پونڈ کے قریب لٹریچر فروخت بھی کیا۔ ایک پیراماؤنٹ چیف کے انگلینڈ جانے کی تقریب پر مشن ہاؤس میں اس کی دعوت کی۔ جس میں احمدی دوستوں کے علاوہ بعض عیسائی صاحبان کو بھی مدعو کیا گیا۔ اشانٹی سیکشن کے کام کی نگرانی کرتے رہے اور لوکل مبلغین کو ہدایات دیتے اور خطوط کے جوابات دیتے رہے۔

مولوی صالح محمد صاحب نمائندہ تجارت

باوجودیکہ عرصہ تین ماہ سے وہ دانتوں اور آنکھ کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ لیکن سوائے چند ایام کے جب وہ کماسی علاج کیلئے تشریف لے گئے۔ باقاعدہ اپنے کام پر جاتے رہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں کامل شفا عطا فرمائے۔

ڈاکٹر سفیر الدین صاحب پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول تحریر کرتے ہیں کہ سوائے ایام تعطیلات کے وہ اپنے انگریزی لٹریچر کے مضمون کی گھنٹی میں باقاعدہ پڑھاتے رہے۔ طلباء کے والدین کو پچھلی ٹرم کے نتائج اپنے ریمارکس دے کر ارسال کئے۔ آئندہ سال کے داخلہ کیلئے پوسٹر چھپوائے گئے اور اخبارات میں اعلانات شائع کرائے۔ سہ ماہی زیر رپورٹ میں ۳۰۵ خطوط طلباء اور ان کے والدین کو سکول کے دفتر کی طرف سے روانہ کئے گئے۔ بورڈنگ میں رہنے والے طلباء کی خوراک کا انتظام کیا گیا۔ کھیلوں کا باقاعدہ انتظام کیا گیا۔ ہمارے سیکنڈری سکول کے طلباء نے ایک دوسرے سکول سے والی بال کا میچ کھیلا جس میں ہمارا سکول کامیاب رہا۔ ہر ہفتہ طلباء کی میٹنگیں ہوئیں۔ اساتذہ سکول مختلف مضامین پر طلباء کے سامنے لیکچر دیتے رہے۔ ایک استاد جو olympics کھیلوں میں حصہ لینے کیلئے گولڈ کوسٹ کی نمائندگی کرنے گیا تھا۔ اس نے اپنی واپسی پر لڑکوں کو یورپ کے حالات سنائے۔ ایک Gambia کے رہنے والے گولڈ کوسٹ یونیورسٹی کے سائنس کے طالبعلم نے اپنے ملک کے حالات نہایت ہی دلچسپ پیرایہ میں طلباء سکول کو سنائے۔ شاہ اشانٹی کی خدمت میں جب احباب جماعت بغرض تبلیغ حاضر ہوئے تو سکول کے طلباء کا بھی تعارف کرایا گیا۔ ایک طالبعلم نے اس کے سامنے تلاوت قرآن مجید کی۔ بادشاہ نے طلباء کو مفید نصائح کیں۔ آئندہ سال کیلئے طلباء کے حصول کی خاطر پرنسپل صاحب نے دیہاتوں کا دورہ کر کے قریباً ۴۴۴ میل سفر طے کیا۔ مسلمان زونگو کے چیف سے بھی اس بارہ میں راہ و رسم پیدا کی۔ انڈین ہائی کمشنر ایسٹ افریقہ پنڈت ہنت سفارتخانہ کھولنے کے امکان کے سلسلہ میں گولڈ کوسٹ میں آئے۔ جب وہ کماسی پہنچے تو ان کے ملنے کیلئے پرنسپل اور وائس پرنسپل برادرم سعود احمد صاحب گئے۔ جماعت کی تعداد اور ہمارے سکول کی تعداد معلوم کر کے کمشنر صاحب نے تعجب کا اظہار کیا اور عرصہ تک ان سے گفتگو ہوتی رہی۔ ڈاکٹر صاحب نے تین بار ایجوکیشن آفیسر اور ایک بار اسسٹنٹ ڈائریکٹر آف ایجوکیشن سے ملاقات کی۔ آٹھ بار برٹش کونسل میں گئے۔ مقیم مبلغ کماسی کی غیر حاضری میں حدیث کا درس دیتے رہے اور خطبہ جمعہ پڑھاتے رہے اور اکابر جماعت کی لوکل میٹنگوں میں شریک ہوتے رہے۔

سعود احمد صاحب وائس پرنسپل

رپورٹ کرتے ہیں کہ وہ باقاعدہ اپنے مضامین سکول میں پڑھاتے رہے۔ طلبہ کی Social Literary Association اور ان کی ڈیبیٹنگ سوسائٹی میں انہیں ہدایات دیتے رہے۔ بعض طلباء کا لج کے اوقات کے علاوہ بھی اپنی مشکلات حل کروانے جمعہ کے روز ایکسٹرا کلاس کے پڑھانے میں حصہ لیتے رہے

(باقی صفحہ ۷ پر)

12 نومبر 1952 ص 5

بائبل کا تازہ ایڈیشن

عیسائی دنیا کے نئے رجحانات

جناب چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر ایم اے انگلش

(منقول از ماہنامہ خالد ربوہ)

(۱)

۳۰ ستمبر ۱۹۵۲ء کا دن امریکہ بھر کے عیسائی گرجوں میں بڑے زور شور سے منایا گیا۔ تمام بڑے بڑے گرجوں میں غیر معمولی جلسے ہوئے۔ بڑے شہروں میں تو ان گرجوں کے علاوہ لوگ ان شہروں کے سب سے وسیع مقامات اجتماع (جن کو "آڈیٹوریم" کہتے ہیں) میں بھی جمع ہوئے۔ یہ دن عیسائیت کی حالیہ مذہبی تاریخ میں ایک خاص دن تھا۔ ساڑھے تین سو سال سے عیسائی دنیا میں بائبل کا وہ نسخہ مروج تھا جسے کنگ جیمز کا نسخہ کہا جاتا ہے۔ اس میں تھوڑی تھوڑی تبدیلیاں تو ہر نئے ایڈیشن کے ساتھ جاری رہیں۔ مگر پوری کتاب کا اس مدعا کے ماتحت نظر ثانی کو اس کی زبان میں اہم تبدیلیاں بھی کی جائیں اب تک نہ ہو سکی تھی۔ ۳۰ ستمبر کو بائبل کا وہ ایڈیشن شائع ہوا جسے Revised Standard Version کا نام دیا گیا ہے۔ پریذیڈنٹ ٹرومین نے اس کارنامے کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔ کہ شاہ جیمز کے نسخے کے بعد عیسائی تاریخ میں یہ سب سے اہم واقعہ ہے۔ واشنگٹن کے نامور پادریوں نے مل کر یہاں کے آڈیٹوریم میں ہزاروں لوگوں کی موجودگی میں اس کا نسخہ صدر ٹرومین کے نمائندے سیکرٹری آف سٹیٹ کو پیش کیا۔ اس روز اخباروں نے اس پر خاص طور پر مضامین لکھے۔ اور بائبل کے اس نئے ایڈیشن کا پرجوش خیر مقدم کیا۔

(۲)

جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا ہے۔ یوں تو بائبل میں کچھ کچھ تبدیلی کا سلسلہ متواتر جاری رہا ہے۔ بائبل کا سب سے پہلا نسخہ جس کی اکثر پروٹسٹنٹ چرچ نے تصدیق کی ہے ۱۵۳۵ء میں ہنری ہشتم کے زمانے میں شائع ہوا۔ دوسرا "مصدقہ" نسخہ ۱۵۶۸ء میں ملکہ الزبتھ کے زمانہ میں شائع کیا گیا۔ اس کو "بشپ بائبل" کہا جاتا ہے۔ مگر اس کو گرجوں میں کوئی زیادہ مقبولیت حاصل نہ ہوئی۔ ۱۶۰۴ء میں شاہ جیمز نے چرچ آف انگلینڈ اور پیوریٹن فرقہ کے درمیان جھگڑا چکانے کے لئے ایک کانفرنس بلائی۔ اس مجلس میں موخر الذکر فرقہ کی طرف سے یہ تجویز پیش کی گئی۔ کہ بائبل کا ایک نیا نسخہ تیار کیا جائے۔ بادشاہ نے اس غرض کے لئے ۵۴ علماء کی ایک مجلس مقرر کی جن کی لمبی محنت کے بعد ۱۶۱۱ء میں وہ بائبل چھپی جو آج کل کم و بیش تبدیلیوں کے ساتھ متداول رہی ہے ایک چوتھا نسخہ جسے English Revised کہا جاتا ہے۔ گذشتہ صدی کے آخری سالوں میں شاہ جیمز کے نسخہ کی "تصحیح" کی غرض سے شائع کیا گیا۔

تازہ ترین نسخہ کی تاریخ ۱۹۲۶ء سے شروع ہوتی ہے جب انٹرنیشنل کونسل آف ریلجس ایجوکیشن نے جو عیسائیت کے ۴۰ فرقوں کی نمائندگی کرتی ہے اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیا۔ نئی تبدیلیوں کا بڑا مدار تو اس بات پر رکھا گیا۔ کہ گذشتہ تین چار سو سال میں انگریزی زبان میں جو تبدیلی ہوئی ہے۔ اس کے مطابق بائبل کی زبان کو بھی ڈھالا جائے مگر اس کے متن میں تبدیلی کرنے سے بھی کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی گئی۔

(۳)

بائبل کے تازہ ایڈیشن کی تحریفات کی ایک بنیاد تو بائبل کی ایک قدیم یونانی دستاویزات ہیں جو عیسائی علماء کو شاہ جیمز کا نسخہ شائع کرنے کے بعد ملی ہیں۔ مگر اس کے علاوہ عیسائی عوام کی طرف سے بھی مناسب جدید تبدیلیوں کے مطالبات آئے جن میں سے بعض کو منظور بھی کیا گیا۔ امریکہ میں جو انجمنیں شراب کے خلاف ہیں انہوں نے مطالبہ کیا۔ کہ نئے عہد نامہ میں جہاں جہاں شراب کا ذکر آتا ہے۔ اس کو "انگوروں کا غیر خمیر شدہ رس" کے الفاظ سے بدل دیا جائے۔ مگر ظاہر ہے کہ ایسا ترجمہ کرنے سے کثیر عیسائی دنیا جو آزادی کے ساتھ شراب کا استعمال کرتی ہے حرف آتا ہے اس لئے یہ مطالبہ تو پورا نہ کیا گیا۔ مگر عیسائی خواتین کے ایک مطالبہ کے سامنے اس کمیٹی نے سر تسلیم خم کر دیا انہوں نے کہا۔ کہ شاہ جیمز کے نسخہ میں جہاں پر ایک انسان کا بلا تمیز صنف محض ایک انسان کے طور پر ذکر آنا چاہیئے۔ وہاں پر "ایک مرد" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جو ان کے خیال میں قرین انصاف نہیں۔ موجودہ ایڈیشن میں امریکن عیسائی خواتین کے اس مطالبہ کا پورا احترام کرتے ہوئے ہر ایسی جگہ پر تبدیلی کر دی گئی ہے۔ خود عیسائی علماء کا کہنا ہے۔ کہ کم و بیش چار سو مقامات پر انہیں الفاظ کی اہم تبدیلیاں کرنی پڑی ہیں۔ ویسے یوں تو "کالیئر میگزین" Collier Magazine کے ہم اکتوبر کے شمارے میں کہا گیا ہے۔ کہ موجودہ مترجمین کو صرف عہد نامہ میں ہی تقریباً چھ ہزار غلطیوں سے دوچار ہونا پڑا۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ نئے تراجم میں کس قدر تبدیلی کی گئی ہے۔

(۴)

نئی تحریفات کیلئے اس مختصر مضمون میں دو مثالیں دینا کافی ہوگا۔ پہلی مثال تو متی باب ۶ آیت ۱۰ تا ۱۳ کی ہے۔ جس میں وہ مشہور دعا آتی ہے۔ جو عیسائی دنیا کثرت سے استعمال کرتی ہے۔ اور جس میں یہ کہا گیا ہے۔ کہ "روز کی روٹی آج ہمیں دے" اس کے آخر پر آزمائش نہ لانے اور برائی سے بچانے کی دعا کے بعد یہ الفاظ آتے ہیں "کیونکہ بادشاہی اور قدرت اور جلال ہمیشہ تیرے ہی ہیں۔ آمین"۔ یہ الفاظ عیسائیوں میں ہمیشہ مابہ النزاع رہے۔ اور بعض اہم عیسائی فرقوں نے ان الفاظ کی صحت کو کبھی تسلیم نہ کیا تھا موجودہ ایڈیشن میں ان الفاظ کو حذف کر دیا گیا ہے۔

دوسری مثال اس سے زیادہ دلچسپ ہے۔ یسعیاہ باب آیت ۱۴ کو عیسائی حضرت مسیح کی آمد کی پیشگوئی کے طور پر استعمال کیا کرتے ہیں۔ شاہ جیمز کے نسخہ میں اس آیت میں یہ مذکور تھا کہ "دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی" موجودہ نسخہ میں اس آیت کے لفظ "کنواری" کو بدل کر "نوجوان عورت" کر دیا گیا ہے۔ اب اس نسخہ کو وہ عیسائی بھی استعمال کر سکیں گے۔ جو حضرت مسیح کی معجزانہ پیدائش کے قائل نہیں۔

(۵)

کہا جا سکتا ہے۔ کہ ممکن ہے کہ یہ ترجمہ بعض غیر اہم عیسوی حلقوں کی زور طبع کا نتیجہ ہو۔ جنہیں عیسائی دنیا میں کوئی خاص نمائندگی حاصل نہیں۔ کیونکہ اس سے قبل ایسے کئی تراجم مختلف عیسائی فرقوں کی طرف سے شائع ہو چکے ہیں جن کو عیسائیوں کی اکثریت تسلیم نہیں کرتی۔ مگر وہ خود اس بات کے دعویدار ہیں کہ ان کا ترجمہ اصل یونانی دستاویزات کے زیادہ قریب ہے۔ مگر ایسا خیال درست نہیں۔ نہ صرف یہ کہ اس کی تیار کنندہ کمیٹی کو نوے فی صدی پروٹسٹنٹوں کی نمائندگی ہی حاصل ہے۔ بلکہ عیسائی عوام نے بھی اسے ہاتھوں ہاتھ لے لیا ہے۔ اس کا پہلا ایڈیشن ہی دس لاکھ کی تعداد میں شائع ہوا ہے اور نہ صرف امریکہ کے تین بڑے پریسوں میں چھپا ہے۔ بلکہ بیک وقت برطانیہ میں بھی۔ اس نئی بائبل کا امریکہ میں اشتہار دینے پر بھی ڈیڑھ کروڑ روپے سے زائد رقم صرف کی جا رہی ہے۔

(۶)

یوں تو بائبل میں پہلے بھی تبدیلیاں ہوتی ہی رہی ہیں مگر موجودہ ایڈیشن کی اشاعت سے عیسوئیت کے نئے رجحانات کا ایک حد تک اندازہ ہوتا ہے۔ پہلے تو بالعموم یہ ہوتا تھا کہ جب پادری یہ محسوس کرتے۔ کہ بائبل کی بعض آیات پر اسلام کی طرف سے ایسی شدید اور واضح زد پڑتی ہے جس کے جواب کے لئے کوئی دور کی تاویل بھی ممکن نہیں۔ تو اگلے ایڈیشن میں اسے تبدیل کر دیا کرتے تھے مگر اب ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ عیسائی علماء کی کوشش یہ ہے۔ کہ عیسوئیت کے اندر متضاد خیالات اور متضاد عقائد کی بنا پر جو رخنہ پڑ رہا ہے۔ اس کو دور کرنے کے لئے ہر قسم کے عیسائی فرقوں کے ساتھ مصالحت کی جائے اس مصالحت کیلئے اگر ایک طرف امریکن خواتین کو خوش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ تو دوسری طرف روزمرہ کی دعا کی تبدیلی سے کیتھولکوں کو اور تیسری طرف حضرت مسیح کی معجزانہ پیدائش کے منکر عیسائیوں کو اس سے یہ اندازہ ہو سکتا ہے کہ عیسائیت کی صفوں میں کس قدر خلاء پیدا ہو رہا ہے۔ اور ان کو قائم رکھنے کے لئے کیسی کیسی کوششیں روا رکھی جا رہی ہیں دنیا کی تاریخ میں غالباً کسی اور مقدس کتاب کے ساتھ اس قدر ظلم نہیں کیا گیا۔ جتنا کہ بائبل سے۔ درحقیقت عیسائیت کی بنیادیں اندر سے بالکل کھوکھلی ہو چکی ہیں۔ ضرورت ہے۔ کہ اس وقت مسلمان ہوشیار ہوں۔ اور وقت کی نزاکت اور اہمیت کو سمجھتے ہوئے ایک متحدہ اور دلیرانہ والہ تبلیغی یورش کر کے عیسائی دنیا پر واضح کر دیں۔ کہ صداقت کبھی جھوٹ اور کذب کے ساتھ مصالحت کر کے کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اور کہ عیسائیوں کی نجات اس بات سے وابستہ ہے۔ کہ وہ بجائے اس کے کہ صداقت کو غائبانہ طور پر مسخ کرتے رہیں۔ اس کو قبول کریں اور اس کو اپنا کر اس کے سچے اور مخلص خادم بن جائیں۔

فارم نکاح!

نظارت امور عامہ نے جدید فارم نکاح طبع کروائے ہیں۔ اور پرانے مطبوعہ فارم نکاح آج مورخہ ۵/۱۱/۵۲ سے منسوخ کر دیئے گئے ہیں۔ لہذا جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ پرانے فارم اگر کسی جماعت یا فرد کے پاس ہوں۔ وہ قابل عمل نہ سمجھے جائیں گے۔

(ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ)

درخواست دعا!

میرے لڑکے شیخ لطف الرحمن بی اے سلمہ (کراچی) نے مکلمانہ امتحان دیا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب کرام سے ان کی کامیابی اور کامرانی کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(۲) میرے پوتے سلیم الرحمن (ابن شیخ لطیف الرحمن لاہور) کی صحت خراب رہتی ہے۔ اس بچہ کی صحت کاملہ اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے (خاکسار شیخ کلیم الرحمن ہیڈ کلرک ناظر امور عامہ ربوہ)

(۳) مولوی محمد صدیق صاحب انچارج خلافت لائبریری ربوہ کی والدہ محترمہ کا چند دن ہوئے میو ہسپتال میں اپریشن ہوا تھا۔ احباب دعائے صحت کیلئے درد دل سے دعا فرماویں۔ (محمد احمد اختر لاہور)

مغربی افریقہ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی

(بقیہ صفحہ ۵)

پرنسپل صاحب کو انتظامیہ معاملات میں مشورہ دیتے رہے Ashanti Sentinal اخبار کے ایڈیٹر سے کئی بار ملاقات کی اور کتاب "Where did Jesus die" اسے پڑھنے کے لئے دی۔ اشانٹی نیو ٹاؤن گرلز سکول کی ایک استانی کے ایما پہ ایک تبلیغی مجلس منعقد ہوئی جس میں دس افراد شامل تھے۔ وہاں مسیح کے زندہ صلیب سے اترنے پہ گفتگو ہوئی۔ برٹش کونسل کا ایک رکن گھر پہ آیا۔ اسے تبلیغ کی گئی۔ دو غیر احمدی مسلمانوں سے مذہبی گفتگو ہوئی۔ پمفلٹ غیروں کو پڑھنے کے لئے دیئے گئے۔ برٹش کونسل کی لائبریری میں جاتے رہے۔ اور وہاں سے مختلف کتب سے استفادہ کیا۔

سہ ماہی زیر رپورٹ میں خاکسار ہر روز قرآن مجید کا درس دیتا رہا۔ بارہ مقامات کا دورہ کر کے ۱۲۷۹ میل سفر طے کیا۔ سات مختلف مقامات پہ اجلاس منعقد کر کے تقریریں کیں۔ بارہ خطبات جمعہ پڑھائے ہا غنہائے گولڈکوسٹ کے نام پانچ سرکلر جاری کئے کیپ کوسٹ کے ایک لوکل اخبار مانیٹر نے اپنی ایک اشاعت میں لکھا کہ نعوذ باللہ جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے افضل قرار دیتی ہے۔ خاکسار نے دوسرے دن ہی اس کی تردید میں ایک مضمون ٹائپ کروا کر ایڈیٹر کے نام بذریعہ رجسٹری ارسال کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے ثابت کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خادم ہیں۔ اور جو رتبہ بھی حضور نے حاصل کیا ہے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے کیا ہے۔ ایڈیٹر نے بغیر کسی قسم کے تغیر و تبدل کے مضمون شائع کر دیا۔ خاکسار کا ایک سولہ صفحات پر مشتمل ٹریکٹ "Which is the universal Religion Islam or christianity" ایک ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا۔ عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار کو ساٹھ اشخاص کے ساتھ ملاقات کرنے کا موقعہ ملا جن میں سے اکثر کو سلسلہ کی کتب یا ٹریکٹ دیئے گئے۔ اور ان کے ساتھ مذہبی گفتگو کا موقعہ ملا۔ ان میں سے قابل ذکر منسٹر لوکل گورنمنٹ Permanent یورپین سکرٹری لوکل گورنمنٹ Ministerial سکرٹری اور Permanent یورپین سکرٹری وزارت تعمیرات۔ کمشنر آف لینڈز۔ یورپین منیجر اخبار ڈیلی گرافک۔ ایڈیٹر و سب ایڈیٹر ڈیلی گرافک سالٹ پانڈ کے دونو یورپین ڈاکٹر۔ میتھوڈسٹ چرچ اور E.C.M. مشن کے دونو پادری۔ پیرامونٹ چیف اکومفی State۔ پروفیسر ایل آف ویسٹ انڈیز۔ ایجوکیشن آفیسر Mass ایجوکیشن آفیسر۔ ایک بیرسٹر جرنلسٹ اخبار اشانٹی ٹائیمز۔ آگرے میموریل کالج کے دونو برسر اور بعض ممبران لیجسلیٹو اسمبلی ہیں۔ علاوہ ازیں آگرے میموریل کالج کے پروفیسروں اور آکرا اکاڈیمی سکنڈری سکول کے طلباء میں تقسیم کرنے کے لئے کئی قسم کے ٹریکٹ ارسال کئے گئے۔ کئی مقامات پر بذریعہ ڈاک سلسلہ کا لٹریچر پوسٹ کیا گیا۔ تبلیغی کام کے علاوہ جماعت کے انتظامیہ امور کی سرانجام دہی۔ تعلیمی اور مالی معاملات کی دیکھ بھال بھی خاکسار کے اہم کاموں میں سے ہے۔ چنانچہ مندرجہ بالا ذمہ داری کو ادا کرنے کی غرض کو پیش نظر رکھتے ہوئے سکرٹریان مجلس عاملہ کو ہدایات جاری کی جاتیں۔ اور ان کے کام کی نگرانی کرنی پڑتی ہے۔

تمام مدارس احمدیہ جو کہ تعداد میں دس کے قریب ہیں۔ ان کی جنرل منیجری کے فرائض ادا کرنے پڑتے ہیں۔ محکمہ تعلیم کی طرف سے تمام جاری شدہ سرکلرز اور رپورٹوں کا پڑھنا ضروری ہوتا ہے۔ تاکہ گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق سکولوں کو چلایا جائے۔ محکمہ تعلیم۔ ہیڈ ماسٹران مدارس پرنسپل اور اساتذہ کے خطوط کے جوابات دینے ہوتے ہیں۔ اور وقتاً فوقتاً ہیڈ ماسٹران اور پرنسپل صاحب کو کام کے متعلق ہدایات دی جاتی ہیں۔ جملہ مبلغین کی ڈائریاں پڑھنا اور حسابات کی ماہواری سٹیٹمنٹ کا دیکھنا ضروری ہوتا ہے۔ احباب جماعت ہائے گولڈکوسٹ کے روزانہ خطوط کے مناسب جوابات ارسال کرنا اور اکابر جماعت سے امور جماعت کے متعلق ملنا پڑتا ہے۔ سہ ماہی زیر رپورٹ میں متذکرہ بالا جملہ فرائض کو بتوفیق الہٰی حتی الوسع ادائیگی کا موقعہ ملا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

اسلام کی ترقی کا راستہ

(۱) "ہر مومن مخلص کو چاہیئے۔ کہ یقیمون الصلوٰۃ پر عمل کرے۔ اور خدا سے دعا کرے۔ تا وہ تبلیغ اسلام کے لئے آسانیاں میسر فرمائے۔ اور اسلام کے قیام کے سامان پیدا کرے۔ یہ دعائیں انہی لوگوں کی قبول ہونگی۔ جو اقامت الصلوٰۃ کرنے والے ہوں گے۔ جو لوگ نمازیں باقاعدہ اور بلا سخت معذوری کے باجماعت ادا نہیں کرتے۔ ان کی دعا کم سنی جاتی ہے۔"

(۲) "اسی طرح یہ دعا انہی کی سنی جائیگی۔ جو اخلاص سے اسلام کے لئے مالی قربانیاں کرنے والے ہوں گے۔"

(۳) "جماعت احمدیہ بے شک چندے دیتی ہے۔ لیکن صحابہ والا انفاق اور تھا۔ وہ تو کوشش کر کے اپنے اوپر غربت لاتے تھے۔ جب تک اس طرح انفاق نہ ہو۔ ترقی ممکن نہیں ہؤا کرتی۔ اس وجہ سے پہلی آیت میں جہاں خرچ کا حکم دیا ہے۔ وہاں سِرًّا کو پہلے رکھا ہے۔ یہ بتانے کے لئے کہ اصل انفاق وہ ہے۔ جو طبعی ہو۔ اور اس میں کسی شہرت وغیرہ کا خیال نہ ہو۔"

(۴) "جو انفاق طبعی ہوگا۔ ظاہر ہے۔ کہ اس کے لئے طبیعت کو ابھارنا نہیں پڑیگا۔ بلکہ اس کے ظہور کو بعض دفعہ روکنے کی ضرورت پڑیگی۔ پس وہی انفاق اس آیت کے ماتحت ہے۔ جو طبعی ہو۔ اور خدا کے راستے میں خرچ کرنے کے لئے کہنے کی ضرورت ہو۔"

(۵) "جب جماعت احمدیہ میں یہ مادہ پیدا ہو جائیگا۔ اور انہیں اپنے اوپر خرچ کرنے کے لئے تو نفس پر بوجھ ڈالنا پڑے گا۔ اور دین کی راہ میں خرچ کرنا طبعی تقاضا نظر آئے گا۔ تب ان کے لئے ترقیات کے راستے کھلیں گے۔" (تفسیر کبیر ص۸۱ تا ۸۲)

(۶) احمدیہ جماعت کے ہر فرد کو اس کا مصداق ہونا ضروری ہے۔ اور ہر مومن کو کوشش اور محنت کر کے اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ تا اللہ تعالےٰ اسلام اور احمدیت کی ترقیات کے راستے کھول دے۔ آمین۔ اور وہ مخلص مومن جو تحریک جدید کے جہاد کبیر میں حصہ لے رہے ہیں۔ اور سالہا سال سے لیتے آرہے ہیں۔ اور اب جبکہ سال رواں نومبر میں ختم ہو رہا ہے۔ اور نیا سال شروع ہونے والا ہے۔ جن کے وعدے ابھی تک سو فی صدی پورے ہونے میں کسر ہے۔ یا کسی کا سالم وعدہ ہی باوجود سارا سال گزر جانے کے ابھی تک ادا نہیں ہؤا۔ وہ انتہائی جد وجہد کر کے اپنا وعدہ ۳۰ر نومبر ۱۹۵۲ء سے قبل سو فی صدی پورا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت سخت تاکیدی فرمان

"مہدی کے ظہور کی خبر سنتے ہی تم پر فرض ہے کہ اس کی بیعت میں داخل ہو جاؤ۔ خواہ برف پہ گھٹنوں کے بل چلنا پڑے" (مسلم) نہایت ہی سخت تاکیدی حکم ہے احمدی جماعت کا فرض ہے کہ وہ غفلت میں پڑی ہوئی دنیا کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم پہنچائے۔ اس کی آسان راہ یہ ہے کہ آپ اپنے علاقہ کے تعلیم یافتہ لوگوں اور لائبریریوں کے پتے روانہ فرمائیے۔ ہم یہاں سے انکو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے۔

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

کاروائی پنجاب مسلم لیگ کانفرنس لائلپور

(بقیہ صفحہ ۳)

جو قومی اتحاد میں رخنہ انداز ہو رہی ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ پاکستان کے دشمن پاکستان میں تشتت و انتراق پیدا کرنے کے لئے سرگرم کار رہتے ہیں۔ پاکستان کی بنیادی طاقت ہمارا اتحاد باہمی ہے۔ ہمارے قومی اتحاد میں جو طاقتیں بھی رخنہ انداز ہو رہی ہیں۔ انہیں پوری قوت سے کچل دینا از بس ضروری ہے۔ پچھلے دنوں زبان ایسے سادہ مسئلہ کو اسی مقصد کے لئے وطن دشمنوں نے استعمال کیا۔ مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان حقیقت میں پاکستان کی دو آنکھیں ہیں۔ اسی طرح صوبوں کے نام سے تعصب پھیلانا شعوب و قبائل اور برادریوں کی غیر اسلامی زنجیروں کو مضبوط کرنے کی کوشش کرنا پاکستان اور خود اسلام کے ساتھ بدترین دشمنی ہے۔ پاکستان کا حصول اسلام کے مقدس نام پر کیا گیا۔ اسلام صوبائی تعصب اور شعوب و قبائل اور برادریوں کے جال کی لعنتوں کو قطعاً برداشت نہیں کرتا۔ الحمدللہ کہ ہمارے قائدین کرام ان قومی عوارض سے پوری طرح باخبر ہیں۔ اس امر کی شدید ضرورت ہے۔ کہ پاکستان کے عوام میں زیادہ سے زیادہ قومی محبت اور یگانگت پیدا کرنے کے لئے مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کو باہمی زیادہ قریب کیا جائے۔ بہرحال باہمی اتحاد کے راستے میں خواہ زبان کا سوال آئے۔ یا صوبوں کا، برادریوں کا سوال آئے یا کوئی اور اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم کرنا ضروری ہے۔

عوام میں ایک گونہ بے چینی اور بے اطمینانی کی وجوہات پر روشنی ڈالتے ہوئے چوہدری عزیز الدین صاحب نے فرمایا۔ ایک بہت بڑی وجہ میری رائے میں یقیناً یہ ہے کہ ہم نے اس حقیقت کو پوری طرح مدنظر نہیں رکھا۔ کہ مسلم لیگ کی ہمہ گیر مقبولیت اور محبوبیت اس جماعت کے ان زرین اصولوں کے باعث تھی۔ جن پر حضرت قائداعظم کی قیادت میں مسلم لیگ سختی سے قائم رہی۔ آج بعض مواقع پر اور بعض حالات میں محدود مصلحتوں پر جماعتی نقطۂ نگاہ کو فوقیت نہیں دی جاتی۔ اس طرح مسلم لیگ ایک کمزوری کا شکار ہو رہی ہے۔ مسلم لیگ پاکستان کی بنیاد ہے۔ اسے حضرت قائداعظم کی بنا کردہ بنیادوں پر قائم رکھا جانا ضروری ہے۔

اسی ضمن میں آگے چل کر آپ نے کہا۔ مسلم لیگ کی مسلمہ پالیسی کی ظاہراً یا درپردہ مخالفت کرنے والی خواہ کتنی بڑی سے بڑی طاقت ہو اور جو مسلم لیگ کے دامن سے وابستہ ہونے کی مدعی ہو۔ جماعت کے محاسبہ کا ہاتھ فوراً اس کی طرف بڑھنا چاہیئے۔ مسلم لیگ کی حقیقی دولت۔ اتحاد، نظم۔ اور یقین کی وہ عظیم الشان تعلیم ہے۔ جو حضرت قائداعظم نے ہمیں دی۔ اور اسی پر چل کر ہم کامرانی کی منزل پا سکتے ہیں۔

جہاں تک اسلامی شعار کا تعلق ہے ایک معمولی احمدی کا دوسرے مسلمانوں کا بڑے سے بڑا مذہبی لیڈر بھی مقابلہ نہیں کر سکتا

ہمارا تجربہ ہے کہ ایک احمدی کے لئے بددیانت ہونا ممکن ہی نہیں

ایک غیر مسلم اخبار کا بے لاگ تبصرہ

"اگر حق و صداقت کی آواز پیدا کرنا ہی ہمارا فرض ہے۔ تو ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جہاں تک اسلامی اشعار کا تعلق ہے۔ ایک معمولی احمدی کا دوسرے مسلمانوں کا بڑے سے بڑا مذہبی لیڈر بھی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ احمدی ہونے کے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ اور دوسرے اسلامی شعائر کا عملی طور پر پابند ہو۔ چنانچہ ایڈیٹر "ریاست" کو اپنی زندگی میں سینکڑوں احمدیوں سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ اور ان سینکڑوں میں سے ایک بھی ایسا نہیں دیکھا گیا جو اسلامی شعائر کا پابند نہ ہو۔ [illegible] ہمارا تجربہ ہے۔ کہ ایک احمدی کے لئے بددیانت ہونا ممکن ہی نہیں . . . .

. . . .

. . . .

اور ان کے مبلغین کو دیکھ کر تو عیسائیوں کے بلند کیریکٹر کے وہ پادری یاد آ جاتے ہیں۔ جن کے اسوۂ حسنہ کو دیکھ کر ہندوستان کے لاکھوں انسانوں نے عیسائیت کو قبول کیا۔

(ہفتہ وار ریاست دہلی ۳ نومبر ۱۹۵۲ء)

ایک کروڑ میل کا سروے

لندن ۱۱ نومبر۔ برطانیہ فضائیہ کے دیکھ بھال کرنے والے طیارے افریقہ میں برطانوی مقبوضات کے ایک کروڑ میل کا فضائی سروے کر کے واپس آئے ہیں۔ ان طیاروں نے کل ۰۰۰ر۲۱۶ر۱ مربع میل [illegible] اس سروے پر چھ سال کا عرصہ لگا اور ۰۰۰ر۲۰ لاکھ سے زیادہ تصاویر اتاری گئیں۔

اب اس سروے کو مختلف کاموں [illegible] بجلی کے منصوبوں کی جگہوں کے انتخاب اور کینیا اور [illegible] سینیا میں صحیح سرحدوں کے تعین وغیرہ کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ جن علاقوں کی تصاویر اتاری گئی ہیں ان کے اکثر کے نقشے بغیر دیکھے انداز سے بنائے گئے تھے۔ اب درست نقشے مرتب کئے جائیں گے۔ (اسٹار)

بھارت کیلئے برما کا چاول

رنگون ۱۱ نومبر۔ حکومت برما نے سال رواں کی پیداوار سے دیگر ممالک کو ۰۰۰ر۱۵ لاکھ ٹن چاول سپلائی کرنے کے معاہدے کئے ہیں۔

اس میں سے ۰۰۰ر۴ لاکھ ٹن جاپان کو ۰۰۰ر۲۵ ٹن سیلون کو ۰۰۰ر۲ ٹن انڈونیشیا کو برطانوی نو آبادیات کو ۰۰۰ر۱۳ ٹن اور بھارت کو ۰۰۰ر۵۰ ٹن چاول ارسال کیا جائے گا۔ (اسٹار)

کینیڈا کی برآمدات میں اضافہ

مونٹریال ۱۱ نومبر۔ سال رواں کے پہلے ۹ ماہ میں کینیڈا کی برآمد کا ایک نیا ریکارڈ قائم کیا گیا۔ کل ۰۰۰ر۷۹۰ر۱۸۰ر۳ ڈالر کا زیادہ مال برآمد ہوا۔ صنعت کاروں اور ماہرین اقتصادیات کو یقین ہے۔ کہ سارے سال کی برآمد سے بھی نیا سالانہ ریکارڈ قائم کیا جا سکے گا۔ (اسٹار)

[illegible] منتخب کئے جانے پر جو اعتراض [illegible] ہے۔ پارٹی کی عاملہ نے اسٹیٹ کونسل کے نام [illegible] میں اس پر سخت احتجاج کیا ہے۔

قوام السلطنۃ کو سزا دینے کا قانون

شاہ ایران نے دستخط کرنے سے انکار کر دیا

تہران ۱۰ نومبر۔ وزیر خارجہ ایران ڈاکٹر حسین فاطمی نے بتایا ہے کہ قوام السلطنۃ کو سزا دینے کے قانون پر دستخط کرنے سے شاہ ایران نے انکار کر دیا ہے۔ شاہ نے وزیراعظم ڈاکٹر مصدق سے کہا ہے کہ دستخط کرنے سے پہلے قانون کی وضاحت کی جائے۔

احتجاج

قاہرہ ۱۰ نومبر۔ حکومت مصر کی وزارت داخلہ نے جناب مصطفیٰ نحاس کو وفد پارٹی کا اعزازی صدر

سندھ مسلم لیگ بلدیات کے انتخاب میں حصہ نہیں لے گی!

کراچی ۱۰ نومبر۔ سندھ مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے آج شام ایک اجلاس میں فیصلہ کیا ہے کہ مسلم لیگ بلدیات اور میونسپلٹیوں کے انتخابات میں جماعتی طور پر حصہ نہیں لے گی۔

عاملہ نے حکومت کے اس فیصلے پر بھی نکتہ چینی کی کہ کاغذات نامزدگی داخل کرنے اور انتخابات شروع کرنے میں چھ ہفتے کا وقفہ رکھا گیا ہے۔ اجلاس نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ یہ وقفہ کم کر کے ایک ماہ مقرر کیا جائے۔ عاملہ کا ایک اجلاس کل صبح بھی ہو رہا ہے۔ اس میں گورنر کا مسئلہ اور رغذائی صورت حال پر غور کیا جائے گا۔

آج عاملہ نے حکومت سے یہ بھی مطالبہ کیا۔ کہ وہ لوکل باڈیز ایکٹ میں اس طرح ترمیم کرے۔ کہ ضلع کچہری میں ووٹوں کے اندراج کے بارے میں اپیل کی جا سکے۔ عاملہ نے سندھ مسلم لیگ کونسل کے اجلاس کے لئے ۱۰ اور ۱۱ جنوری کی تاریخیں مقرر کیں۔

مصری کابینہ نے پندرہ اعلیٰ افسر برطرف کر دئیے

قاہرہ ۱۰ نومبر۔ حکومت مصر نے سارے ملک میں تمام کسانوں اور کھیت مزدوروں کی اجرتیں دگنی کر دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ کسانوں اور کھیت مزدوروں کے کام کے اوقات بھی گھٹا دیئے گئے ہیں۔ . . . اب انہیں صرف آٹھ گھنٹے روزانہ کام کرنا پڑے گا۔

کابینہ کے ایک اجلاس کے بعد کل رات ایک سرکاری ترجمان نے بتایا۔ کہ کابینہ نے پندرہ اعلیٰ افسر جن میں سات جج بھی شامل ہیں۔ برطرف کر دیئے ہیں۔ یہ اقدام وزیراعظم جنرل نجیب کے نظم و نسق کی تطہیر کے پروگرام کے تحت کیا گیا ہے۔

— نئی دہلی ۲ نومبر۔ نئی دہلی ریڈیو کی خبر ہے۔ کہ حکومت ہند نے پاکستان کو ہر ماہ ۰۰۰ر۹۰ ہزار ٹن کوئلہ بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔